

کو اتنا غصہ آیا کہ اپنے ہاتھ سے قاصد کی گردن اڑانے کے لیے تیار ہو گیا۔ اب عاشق پریشان ہو کر کہہ رہا ہے کہ اسے کیوں قتل کرتے ہیں، اس کی تو کوئی خطا نہیں، قصور وار تو میں ہوں۔ جو سزا دینی چاہتے ہیں، مجھے دیجیے۔

”اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریے“ کے دو پہلو ہیں، اول رشک کا پہلو یعنی یہ کہ محبوب کے ہاتھ سے قاصد کا قتل ہونا منظور نہیں اور عاشق چاہتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے مارا جائے، اور کسی پر اس کا ہاتھ نہ اٹھے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر محبوب نے اپنے ہاتھ سے قاصد کو قتل کیا تو مجرم وہ ٹھہرے گا۔



۱۔ شرح :- میں عشق کی

نیاز مندی کے وظیفے ادا کرنے کے لائق نہیں رہا اور جس دل کے بل پر یہ تمام وظیفے ادا کرنے کا مجھے فخر تھا، وہ دل ہی اصل صلاحیت کھو بیٹھا ہے۔

عشق کی نیاز مندی کے فرائض

کیا ہیں؟ عاجزی، حیرانی، پریشانی، خانہ ویرانی، بے وفائی کے رنج،

فراق کی مصیبتیں، تغافل کے صدمے

محبوب کی طرف سے ہر قسم کی سختیاں

ہونے کے باوجود صبر سے کام لینا

بلکہ غیروں پر التفات کی جانگزاریاں

بھی برداشت کر لینا۔ یہ تمام صلاحیتیں

جاتی رہیں، کیونکہ دل کی پہلی حالت

عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا

جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

جاتا ہوں دلِ غمِ حسرتِ مستی لیے ہوئے

ہوں شمعِ کُشتہ، درِ خورِ محفل نہیں رہا

مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہیں

شایانِ دست و بازوئے قاتل نہیں رہا

بروئے شش جہت درِ آئینہ باز ہے

یاں امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا

واکر دیئے ہیں شوق نے بندِ نقابِ حسن

غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا